**تفسیرسورۃ الفرقان(آخری 15 آیات)**

**مختصر تعارف :**

سورۃ الفرقان مکی سورت ہے۔ اس میں 77 آیات اور 6 رکوع ہیں ۔ اس سورہ کے آخری رکوع کی آخری پندرہ (15 )آیات شاملِ نصاب ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالی کے نیک بندوں کی صفات بیان کی گئی ہیں اور آخرت میں ان کے بڑے اجر و ثواب اور درجات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ تاکہ لوگوں کو اعمال صالحہ کرنے کی ترغیب ملے اور وہ برائیوں سے بچ سکیں ۔

**تفسیر آیت 63:**

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی دو صفات بیان کی ہیں۔ **پہلی صفت** یہ کہ اللہ کے نیک بندے جب زمین پر چلتے ہیں تو تکبر کے ساتھ اکڑتے ہوئے نہیں چلتے بلکہ عاجزی و انکساری کے ساتھ نیک مزاج آدمی کی طرح شریفانہ چال چلتے ہیں ۔ اللہ تبارک و تعالی تکبرکرنے والے کو سخت نا پسند کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

**" ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحاً ان اللہ لا یحب کل مختال فخور " (لقمٰن : 18) (یعنی اور لوگوں سے بات کرنے میں رخسار کج (منہ ٹیڑھا ) نہ کرو، اور زمین پر اِترا(اکڑ) کر مت چلو ،بے شک اللہ تعالی تکبر کرنے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا)۔**

**" ولا تمش فی الارض مرھاً انک لن تخرض الارض ولن تبلغ الجبال طولاً " (بنی اسرائیل : 36)** (یعنی اور زمین پر اِترا(اکڑ) کر مت چلو ، بے شک (بغیر کسی کی مدد لیے)نہ تو تم زمین کو چیر سکتے ہو اور نہ ہی پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو)۔

**دوسری صفت** یہ بیان فرمائی کہ جب کوئی غیر مہذب (جاہلانہ) انداز سے ان سے مخاطب ہوتا ہے تو اللہ کے نیک بندے اس سے الجھتے نہیں ہیں اورگالی کا جواب گالی اور بدتمیزی کا جواب بد تمیزی سے نہیں دیتے بلکہ ایسی فضولیات سے اجتناب کرتے ہیں اور سلامتی بھیجتے ہوئے ان سے الگ ہوجاتے ہیں ۔ اسی بات کو سورۃ القصص میں اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

**" واذا سمعوا الغو اعرضوا عنہ وقالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجاھلین " (القصص : 55)** **( یعنی اور جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اسے نظر انداز کردیتے ہیں ، کہتے ہیں ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ، تم پر سلامتی ہو ، ہم جاہلوں کے منہ نہیں لگتے ) ۔**

**تفسیر آیت 64:**

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی **تیسری صفت** بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے نیک بندہےکبھی بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ دن تو دن راتوں میں بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ ان کی راتیں بھی اللہ کی یاد میں اس کی عبادت (تہجد اور دیگر نوافل ادا)کرتے ہوئے گزرتی ہیں ۔ قرآن میں متعدد مقامات پر ان کی زندگی کے اس پہلو کو بیان کیا گیا ہے ۔

**" تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً و طمعاً " ( السجدہ : 16) (یعنی ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں ، اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں )۔**

**" کانوا قلیلاً ما یھجعون و بالاسحارھم یستغفرون " (الذاریات : 17-18) (یعنی یہ اہل جنت وہ لوگ تھے جو راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور سحر کے وقت مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے)۔**

**تفسیر آیت 65-66 :**

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی **چوتھی صفت** بیان فرمائی کہ اللہ کے نیک بندے محض اپنی عبادتوں پر ناز نہیں کرتے ،انہیں اس بات کا قطعی زعم نہیں ہوتا کہ ہم تو اللہ کے عبادت گزار ہیں، اس کے نیک بندے ہیں ، بھلا جہنم کی آگ ہمیں کیوں چھوئے گی۔ بلکہ اتنی عبادتوں کے باوجود بھی انہیں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ ہمارے اعمال کی کوتاہیاں ہمیں عذاب میں مبتلا نہ کردیں ۔ اس لیے اپنی انسانی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے وہ عذابِ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ، اور ان کا اعتماد اپنے عمل پر نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور اس کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔

**تفسیر آیت 67 :**

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی **پانچویں صفت** بیان فرمائی کہ اللہ کے نیک بندے خرچ کے معاملے میں اعتدال کی راہ اپناتے ہیں ، نہ تو بہت کنجوس ہوتے ہیں کہ پیسہ جوڑ جوڑ کر رکھیں، نہ خود کھائیں اور نہ ہی اپنے بال بچوں کی ضروریات اپنی استطاعت کے مطابق پوری کریں اور نہ ہی راہِ خیر میں خوش دلی کے ساتھ اپنا مال خرچ کریں۔ اور نہ ہی فضول خرچی کرتے ہیں کہ اپنی عیاشیوں میں بے دریغ روپیہ خرچ کریں اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر اپنی شان دکھانے کے لیے دولت لٹائیں۔

مشہور حدیث ہے کہ : **" ما عال من اقتصد "** **( یعنی وہ شخص کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوا جس نے (خرچ کرنے میں )میانہ روی اختیار کی )۔**

اس لآیت میں دو الفاظ آئے ہیں ایک **فضول خرچی( اسراف)** اور **دوسرا بخل( اقتار)**۔ شرعی اعتبار سے اسراف تین چیزوں کا نام ہے۔ **ایک** ناجائز کاموں میں اپنا مال خرچ کرنا۔ **دوسرے** ، جائز کاموں میں خرچ کرتے ہوئے اپنی حد سے تجاوز کرنا ۔ **تیسرے**، نیکی کے کاموں میں لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ (ریاکاری)کرنا۔اس کے برعکس **بخل کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے** ۔ **ایک** یہ کہ آدمی اپنی اور اپنے بال بچوں کی ضروریات پر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ نہ کرے۔ **دوسر**ا یہ کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں استطاعت رکھتے ہوئے بھی خرچ نہ کرے۔ ان دونوں راہوں کے درمیان اعتدال کی راہ ہے جو اسلام کی راہ ہے۔

**تفسیر آیت 68- 69 :**

سورۃ الفرقان کی ان دو آیات میں اللہ تعالی نے تین گناہِ کبیرہ ذکر کیے ہیں ۔

**1۔ شرک کرنا ۔ 2۔ نا حق قتل کرنا ۔ 3۔ بدکاری (زنا ) کرنا۔**

یوں تو گناہِ کبیرہ بہت سے ہیں مگر یہاں ان تین کو ذکر کرنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ چونکہ اس زمانے میں اہلِ عرب ان تین گناہوں میں کثرت کے ساتھ مبتلا تھے، اس لیے اللہ تعالی نے ان گناہوں کو یہاں ذکر فرمایاہے۔

گناہِ کبیرہ کی تعریف درجِ ذیل ہے؛

**1۔ ایسا کام جو قرآن و احادیثِ صحیحہ میں ممنوع ہو۔جیسے جھوٹ بولناوغیرہ۔**

**2۔ ایسا کام جس کی دنیا میں حد لگتی ہو(یعنی اس کے کرنے پر دنیا میں سزا ملے)۔جیسے چوری کرنا وغیرہ۔**

**3۔ ایسا کام جس کی دنیا میں تو سزا نہ ہو ، مگر آخرت میں اس پر عذاب کی وعید آئی ہو۔ جیسے غیبت کرنا، یتیم کا مال کھاناوغیرہ)۔**

اس کے علاوہ جو گناہ ہیں وہ صغیرہ گناہ کہلائے جاتے ہیں۔ اور صغیرہ گناہ بار بار کرنے سے کبیرہ بن جاتے ہیں ، اس لیے ان سےبھی بچنا ضروری ہے۔ گناہِ صغیرہ نیکیوں سے مٹ سکتے ہیں مگر گناہِ کبیرہ کی معافی کے لیے توبہ شرط ہے۔ ان دو آیات میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی تین صفات اور بیان فرمائی ہیں ۔

**شرک :** اللہ کے نیک بندوں کی **چھٹی صفت** یہ ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق نہیں سمجھتے یعنی شرک نہیں کرتے۔ دینِ اسلام میں کبیرہ گناہوں میں شرک ناقابلِ معافی گناہ ہے۔شرک کرنا اللہ کی عظمت اور اس کی شان کو براہِ راست چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ قرآن مجید میں اسے ظلمِ عظیم سے تعبیر کیا گیا ۔ ارشادِ ربانی ہے :

**" ان الشرک لظلم عظیم " (لقمٰن :13 ) (یعنی بے شک شرک بڑا ظلم ہے )۔**

**قتلِ ناحق :** اللہ کے نیک بندوں کی **ساتویں صفت** یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نا حق کسی جان کو قتل نہیں کرتے۔ جب تک شریعت اس کی اجازت نہ دے۔ چار مواقع ایسے ہیں جہاں شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔

1**۔ جنگ کے دوران قتل کرنا۔ 2۔ قتل عمد کے قصاص میں قاتل کو قتل کرنا جبکہ مقتول کے ورثاء دیت پر آمادہ نہ ہوں۔**

**3۔ شادی شدہ زانی کو سنگسار (رجم) کر کے قتل کرنا۔ 4۔ مرتد (جو اسلام لانے کے بعد اسلام سے پھر جائےاوردینِ اسلام کے خلاف سازشیں کرے) کو قتل کرنا۔**

**بدکاری(زنا ) :** اللہ کے نیک بندوں کی **آٹھویں صفت** یہ ہے کہ وہ بدکاری یعنی زنا نہیں کرتے ۔ بلکہ ایسے کاموں کے قریب بھی نہیں جاتے جو انہیں بدکاری(زنا) کی طرف لےجائے ۔

**" ولا تقربوا الزنا ، انہ کان فاحشاً و سآء سبیلاً " ( بنی اسرائیل :22 ) (یعنی اور زنا کے قریب بھی نہ جانا، بے شک وہ بڑٰ ی بے حیائی اور برا راستہ ہے )۔**

ان منہیات کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا جو بھی گناہ کے کام کرے گا تو وہ اس کی سزا ضرور پائے گا۔ اگر دنیا میں کبیرہ گناہوں کی سزا سے بچ بھی گیا تو آخرت میں اس کی سزا ضرور ملے گی ۔ مختصراً اس آیت کا یہ پیغام ہے کہ ہر ایسے کام سے بچنا ہے جو شریعتِ اسلامیہ نے منع کیا ہے۔

**تفسیر آیت 70، 71 :**

ان آیات میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی نویں صفت اللہ کی طرف رجوع کرنا یعنی توبہ بیان فرمائی ہے۔ انسان سے اگر گناہِ کبیرہ سر زد ہو جائے تو اسے اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے، اور اللہ تعالی سے مغفرت کی پکی امید رکھنی چاہیئے کیونکہ ہر شخص کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ صحیح معنوں میں توبہ کا جو تصور ہے ، اسے قرآن کریم میں  **توبۃ النصوح** سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی ایسی توبہ ہونی چاہیئے جو واقعی میں توبہ کہلانے کے لائق ہو۔ اس لیے حدیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص صدقِ دل سے توبہ(یعنی اللہ کی بارگاہ میں رجوع) کرے تو گویا وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے وہ گناہ کیا ہی نہیں ہے۔

**" التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ "**

علمائے کرام نے توبہ کی درجِ ذیل شرائط بیان کی ہیں ؛

**1۔ شرمندہ ہونا :** یعنی اپنے کیے پر پچھتانا ، اور کھلے دل سے اپنے گناہ کا اعتراف کرنا۔ اور اگر اس گناہ پر کوئی سزا ہو اسے برداشت کرنا۔

**2۔ مسنون دعاوں کا پڑھنا :** گناہ کا اعتراف کرنے کے بعد اللہ سے اس کی معافی مانگنا اور توبہ کی جو دعائیں قرآن و سنت میں آئی ہیں انہیں پڑھنا۔

**3۔ آئندہ گناہ کے کام نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا :** مستقبل میں گناہ کے کام نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا۔

**4۔ اعلانیہ توبہ کرنا :** اگر گناہ کا کام اعلانیہ کیا ہے تو اس کی توبہ بھی اعلانیہ کی جائے گی ۔

**5 ۔ کفارہ ادا کرنا:** اگر اس گناہ پر شریعت نے کوئی کفارہ (جرمانہ) عائد کر رکھا ہے تو اسے ادا کرنا ۔ کفارہ ادا کیے بغیر توبہ قبول نہیں ہوگی ۔

**6۔ عالمِ نزع سے پہلے توبہ کرنا :** یعنی جب انسان کوموت کے فرشتے نظر آنے شروع ہو جائیں اور یہ یقین آجائے کہ اب اس کا مرنا طے ہے، ایسی حالت میں توبہ قبول نہیں ہوتی۔

**تفسیر آیت 72 :**

دینِ اسلام میں گواہی کی بہت اہمیت ہے ۔ اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی **دسویں صفت** یہ بیان فرمائی ہے کہ جب گواہی دینے کا معاملہ ہو تو اللہ کے نیک بندے کسی خوف یا لالچ میں آکر کسی بے گناہ کے خلاف کوئی جھوٹی گوہی نہیں دیتے۔ اللہ کے نیک بندوں کی **گیارویں صفت** جو اسی آیت میں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے نیک بندے فضولیات اور بیہودہ باتوں پر توجہ نہیں کرتے ، اگر راستے میں کوئی غیر شرعی کام ہورہا ہو تو وہ ایسے کاموں سے دور رہتے ہیں اور ایسی جگہوں پر کبھی نہیں رکتے اور عزت کے ساتھ وہاں سے گزر جاتے ہیں ۔

**تفسیر آیت 73 :**

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی **بارہویں صفت** بیان فرمائی ہے کہ جب اللہ کی آیات انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے اور بہرے بن کر بیٹھے نہیں رہتے بلکہ ان آیات کو غور سے سنتے ہیں ، اس سے سبق حاصل کرتے ہیں اور اللہ کے دیے ہوئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

**تفسیر آیت 74 :**

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی **تیرھویں صفت** بیان فرمائی ہے کہ اللہ کے نیک بندے صرف اپنی فکر ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے گھر والوں کی فکر میں بھی رہتے ہیں ۔ اپنی اہل خانہ ، بیوی بچوں کی اصلاح کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ۔ اسی لیے اللہ تعالی سے ان کے نیک بننے کی دعائیں کرتے ہیں ۔

**تفسیر آیت 75، 76، 77 :**

اپنے نیک بندوں کی صفات گنوانے کے بعداللہ تعالی نے اپنے ا ن نیک بندوں کے ان انعامات کا ذکر فرمایا ہے جو انہیں جنت میں عطا کیے جائیں گے ۔ اللہ کے نیک بندوں کو ان کے صبر کے صلے میں جنت کے بالا خانے عطا کیے جائیں گے ، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کا استقبال سلامتی کی دعاوں کے ساتھ کیا جائے گا۔

آخر میں اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص رب تعالی عزوجل کی عبادت نہیں کرتا تو اللہ کو کسی کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی اس کی عبادت کرتا ہے یا نہیں بلکہ اللہ کی عبادت کرنا تو انسان کے اپنے فائدے کے لیے ہی ہے ۔ اور جھٹلانے والوں کوآخرت میں چمٹ جانے والا عذاب دیا جائے گا۔

**سوالات :**

**1۔ سورۃ الفرقان میں بیان کے گئے گناہِ کبیرہ کو تفصیل سے لکھیں ۔ نیز گناہِ کبیرہ کی تعریف بھی لکھیں ؟**

**2۔ سورۃ الفرقان کی روشنی میں اللہ تعالی کے نیک بندوں کی کوئی بھی پانچ صفات تفصیل سے لکھیں ؟**

**3۔ توبہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس کی شرائط لکھیں ؟**

**4۔ اسراف اور اقتار سے کیا مراد ہے ۔ وضاحت کریں ؟**